يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ
اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو (الحجرات)

عباراتِ اکابر

شیخ الحدیث امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

مکتبہ صفدریہ

نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

﴾جملہ حقوق بحق مکتبہ صفدریہ نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ محفوظ ہیں﴿

طبع دہم .... فروری ۲۰۰۵ء

نام کتاب .... عبارات اکابر

مؤلف .... امام اہل سنت شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دام مجدھم

مطبع .... مکی مدنی پرنٹرز لاہور

تعداد .... گیارہ سو (۱۱۰۰)

قیمت .... -/۶۲ (باسٹھ روپے)

ناشر .... مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

﴾ملنے کے پتے﴿

☆ ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ☆ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆ مکتبہ حلیمیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ☆ مکتبہ حقانیہ ملتان

☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار ☆ مکتبہ مجیدیہ ملتان

☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی ☆ اسلامی کتب خانہ اڈا کامی ایبٹ آباد

☆ مکتبہ العارفی فیصل آباد ☆ مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد

☆ مکتبہ رشیدیہ حسن مارکیٹ نیو روڈ مینگورہ ☆ دار الکتاب عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ نعمانیہ کبیر مارکیٹ لکی مروت ☆ مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

☆ مکتبہ قاسمیہ جمشید روڈ نزد جامع مسجد بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ عقب فائر بریگیڈ اردو بازار گوجرانوالہ

☆ کتاب گھر شاہ جی مارکیٹ گکھڑ ☆ مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک

تقریباً پانچ لاکھ اور پینسٹھ ہزار کفریات کی نشاندہی کرتے ہیں مگر پھر بھی ان کو سے زبان کو روکتے ہیں اور اسی کو فتوے کے لئے ماخوذ و مختار و مرضی اور مناسب قرار دیتے ہیں اور دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ ۔

اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلوا و لا یعلی ۔

(حسام الحرمین ص۲۳)

اور صرف یہی نہیں کہ خود ان کی تکفیر نہیں کرتے بلکہ علمائے محتاطین کو بھی ان کی تکفیر سے منع کرتے ہیں چنانچہ اسی حسام الحرمین میں جس کو انہوں نے ۱۳۲۴ھ میں لکھا ہے لکھتے ہیں کہ ۔

علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وہو الجواب وبہ یفتی و علیہ الفتوٰی وہو المذہب وعلیہ الاعتماد و فیہ السلامۃ وفیہ السداد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتوے ہوا اور اسی پر فتوٰے ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت ۔ (حسام الحرمین ص۲۴)

سخت حیرانگی ہے کہ ایک شخص معاذ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی کھلی توہین اور گستاخی کرتا ہے کہ اس میں تاویل کی جگہ بھی نہیں اور بے دھڑک صریح سب وشتم اور دشنام کے الفاظ لکھتا ہے مگر خان صاحب کے نزدیک وہ پھر بھی کافر نہیں ۔ یہی ان کا اپنا فتوٰے ہے اور اسی پر علمائے محتاطین عمل کریں اور خود خانصاحب ہی ایک جگہ لکھتے ہیں کہ ۔

ایک ملعون کلام تکذیب خدا یا تنقیص شان سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء

میں صاف صریح ناقابل تاویل و توجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو اب تو اسے کفر نہ کہنا، کفر کو اسلام ماننا ہوگا اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ ابھی شفاء و بزازیہ و درر و مجمع نہر و فتاویٰ خیریہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا کتب معتمدہ سے سن چکے ہیں کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ الخ

(حسام الحرمین ص۳۵ و فتاویٰ افریقیہ ص۱۴۰)

اور خود لکھتے ہیں کہ "ضروری تنبیہ۔ احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے الخ۔

(حسام الحرمین ص۳۷)

پھر اسی صفحہ میں آگے لکھتے ہیں۔ "شفاء شریف میں ہے ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔ صریح لفظ میں تاویل کا دعوےٰ نہیں سنا جاتا شرح شفائے قاریؒ میں ہے ھو مردود عند قواعد الشرعیۃ ایسا دعوےٰ شریعت میں مردود ہے اھ۔

تو یہ فیصلہ اب خانصاحب پر ہی موقوف ہے کہ وہ معاذ اللہ تعالےٰ حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو کافر کہیں کیوں کہ ان کے خیال میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کی توہین اور کھلی گستاخی کی ہے اور بے دھڑک صریح سب اور دشنام دی ہے والعیاذ باللہ تعالےٰ جس کی تاویل بھی نہیں ہو سکتی اور اگر وہ کافر نہیں اور یقیناً نہیں کیونکہ خانصاحب کا فتویٰ یہ ہے کہ۔ فتوےٰ اسی پر ہے اور جواب بھی یہی ہے کہ وہ (حضرت شاہ شہید علیہ الرحمۃ) کافر نہیں ہیں۔ تو خانصاحب خود اپنے قائم کردہ اصول اور اپنے پیش کردہ حوالوں کے رو سے کافر ہیں لاشک فیہ۔ الغرض حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب

شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے نزدیک بھی کافر نہیں کیوں کہ انہوں نے کسی ایسے جرم کا ارتکاب نہیں کیا جو موجب کفر ہو کیونکہ جو کچھ ان کے ذمہ لگایا گیا ہے وہ خالص تراشیدہ اور بے بنیاد الزام ہے اور خانصاحب کے نزدیک بھی وہ کافر نہیں ہیں اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے اہل لاالٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع کیا ہے تاوقتیکہ وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے تکفیر نہیں کرنی چاہیئے اور حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ میں کوئی ایسی نمایاں وجہ تکفیر کی، بقول خانصاحب کے نہیں پائی گئی لہٰذا ان کو کیسے کافر کہا جا سکتا ہے ؟ لیکن یہ بات نہایت ہی قابل غور ہے کہ خانصاحب نے حضرت شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ کو پہلے ان فرقوں میں شامل کیا ہے جو بالقطع والیقین مطلق کافر ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جس دور میں خانصاحب نے ان کو کافر کہا ہے اس دور میں خانصاحب کی اپنی پوزیشن کیا رہی ہے ؟ آیا وہ مسلمان رہے یا کافر گردد ؟

شرعاً جیسا جرم کسی مسلمان کو کافر کہنے کا ہے ویسا ہی کسی کافر کو مسلمان کہنے کا ہے۔ اور صحیح حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما۔ (بخاری ج۲ ص۹۰۱ واللفظ لہ ومسلم ج۱ ص۵۷)	کہ جو آدمی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو کافر کہے تو اس کلمہ کفر کے ساتھ ان میں سے ایک (متصف ہو کر) لوٹے گا۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں یہ زیادت بھی ہے۔

ان کان کما قال والا رجعت علیہ۔ (مسلم ج۱ ص۵۷)	یعنی جس کو کافر کہا ہے اگر واقعی وہ کافر ہے تو فبہا ورنہ یہ کفر قائل کی طرف لوٹے گا۔

اس حدیث شریف کے پیش نظر اگر حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ مسلمان تھے تو ابتدائی دور میں خانصاحب ان کی تکفیر کرنے کی وجہ سے خود کافر ہیں اور اگر حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ معاذ اللہ تعالٰے کافر تھے تو آخری دور میں خانصاحب ان کی عدم تکفیر اور علمائے محتاطین کو ان کی تکفیر سے منع کرنے کی وجہ سے کافر ہیں۔

غرضیکہ خانصاحب اپنے قائم کردہ اصولوں اور حوالوں سے بہر کیف کافر قرار پاتے ہیں اور یہ سب کچھ شہید مظلوم علیہ الرحمۃ اور دیگر اہل حق سے عداوت کا نتیجہ ہے جس کی رجعت خانصاحب پر پڑی ہے نعوذ باللہ تعالٰی من الخذلان ومن شر الشیطان =

خانصاحب کی تضاد بیانی

حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ کی تکفیر و عدم تکفیر کے بارے میں خانصاحب نے جو تضاد بیانی کی ہے وہ تو آپ ملاحظہ کر ہی چکے ہیں اور ایسی تضاد بیانیاں ان کی کتابوں میں اور بھی موجود ہیں مگر بطور لطیفہ ایک تضاد بیانی حقہ کے بارے میں دیکھ لیجئے۔ ایک طرف خانصاحب یہ لکھتے ہیں کہ۔

آدمی کو چاہیے کہ جب اس سے حقہ کے بارہ میں سوال کیا جائے تو اسے مباح ہی بتائے خواہ آپ پیتا ہو یا نہ۔ "جیسے میں اور میرے گھر میں جس قدر لوگ ہیں کہ ہم میں کوئی نہیں پیتا مگر فتوے اباحت پر ہی دیتا ہوں۔ اھ

(احکام شریعت حصہ سوم ص۱۹۲ طبع برقی پریس مراد آباد)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نہ تو خان صاحب خود حقہ پیتے تھے اور نہ ان کے گھر والے پیتے تھے۔ اور دوسرے مقام پر حدیث کے حوالہ سے کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ۔ اگر کھانے کی ابتداء میں بھول جائے اور

درمیان میں یاد آجائے فوراً بسم اللہ علیٰ اولہٖ وآخرہٖ پڑھ لے کہ شیطان اسی وقت قے کردیتا ہے اور بفضلہ میں شیطان کو ، صفدر، بھوکا ہی مارتا ہوں یہاں تک کہ پان کھاتے وقت بسم اللہ اور جب چھالیہ منہ میں ڈالی تو بسم اللہ شریف ہاں حقہ پیتے وقت نہیں پڑھتا ۔ طحطاوی میں اس سے ممانعت لکھی ہے وہ خبیث اگر اس میں شریک ہوتا ہو تو ضرور ہی پاتا ہوگا عمر بھر کا بھوکا پیاسا اس پر دھوئیں سے کلیجہ جلنا بھوک پیاس میں حقہ بہت برا معلوم ہوتا ہے ۔

(ملفوظات حصہ دوم ص۳۱ طبع یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ خان صاحب حقہ پیتے تھے ہاں اس پر بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے اور شیطان کا کلیجہ وہ حقہ کے دھوئیں سے جلاتے تھے ۔ لیکن علمائے ربانیین اور اہل حق کی تکفیر کرکے اور ان پر طرح طرح کے بے بنیاد الزامات لگا کر اور ان پر افتراء باندھ باندھ کر وہ شیطان کے دل کو خوش بھی رکھتے تھے یہ دونوں چیزیں خان صاحب میں موجود تھیں اور وہ اس پر عامل تھے ع

شیخ بھی خوش رہے شیطان بھی ناراض نہ ہو

اللہ تبارک وتعالیٰ تعصب اور عناد سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین ۔